مِیر سوز: ۱۰۰ مُنتَخَب غَزلیں (Meer Soz: 100 Selected Ghazals – Urdu)

تَلَفُّظ اَور فَرہَنگ کے ساتھ (With Pronunciation and Glossary)

نَہ سُنو گے سوز کی گُفتگُو، جو پِھرو گے ڈُھونڈتے کُو بَہ کُو
یِہ نَشَہ ہَے اُس کے بَیان میں، کِہ نَہیں نَشَہ ہَے شَراب میں

مِیر کاظِم عَلی سوز (۱۷۳۵ تا ۱۷۹۹)، المَعرُوف مِیر سوز، اَٹھارہوِیں صَدی کے لَکھنَوی دِبستان کے مُمتاز اَور نِہایَت نَفِیس شاعِر تھے۔ اُن کا کَلام فارسی کی لَطافَت، اُردُو کی نَغمَگی، اَور ایک دَرویشانَہ جَذباتی کَیفِیَّت کا حَسِین اِمتِزاج ہَے۔ مِیر سوز کی غَزلیں مُحَبَّت، ہِجر، ناپائیداری، اَور دِل کی خاموش کَیفِیات کو اَیسی شُستَہ اَور نَرمی سے بَھرپُور زَبان میں بَیان کَرتی ہَیں، جو قاری کو ایک لَطِیف جَذباتی فَضا میں لے جاتی ہَیں۔

یِہ اِڈِشَن مِیر سوز کی ۱۰۰ مُنتَخَب غزلوں پَر مُشتَمِل ہَے، جِنہیں اُن کے فِکری وَقار، شِعری نَزاکَت، اَور لِسانی چَمَک کو مَدِّ نَظَر رَکھتے ہُوئے مُنتَخَب کِیا گَیا ہَے۔ یِہ غَزلیں ہَمیں لَکھنَوی تَہذِیب کے اُس سُنہَری دَور میں لے جاتی ہَیں، جَہاں جَذبات اَور رَکھ رَکھاؤ، حُسن اَور سادَگی، ایک ہی سانس میں رَواں تھے۔

اس اِڈِشَن میں مُکَمَّل اُردُو مَتن کو اِعراب (زیر، زَبَر، پیش، تَشدِید) کے ساتھ پیش کِیا گَیا ہَے، تاکِہ دُرُست تَلَفُّظ، عَرُوضی بَہاؤ، اَور صَوتی تاثُّر مُکَمَّل طور پَر مَحفُوظ رَہے، خُصُوصاً اُن قارِئِین کے لِیے جو زَبان سِیکھ رَہے ہَیں یا قِرأت کی خُوبصُورَتی کو مَحسُوس کَرنا چاہتے ہَیں۔

اِس کے عِلاوَہ ایک جامِع اُردُو فَرہَنگ بھی شامِل ہَے، جو نِسبَتاً مُشکِل، کَلاسِیکی یا کَم مَعرُوف اَلفاظ اَور اِستِعارات کی تَوضِیح فَراہَم کَرتی ہَے، تاکِہ قاری شِعر کی مَعنَوِیَّت اَور تَہذِیبی پَس مَنظَر تک پُوری طَرح رَسائی حاصِل کَر سَکے۔

« مِیر سوز: ۱۰۰ مُنتَخَب غَزلیں » ایک اَیسے شاعِر سے تَعارُف ہَے، جِس کے لَہجے میں نَزاکَت ہَے، جَذبے میں ٹَھہراؤ ہَے، اَور زَبان میں اَیسا وَقار ہَے جو اُردُو غَزَل کے حُسن کو اُس کے اِبتِدائی دَور میں پُوری آب و تاب کے ساتھ پیش کَرتا ہَے۔

پَرکار کی رَوِش پِھرے، ہَم جِتنے چَل سَکے

اِس گردِش فلک سے نہ باہر نکل سکے

اُن سے اَور مُجھ سے یہی شرطِ وفا ٹھہری ہے
وُہ ستم ڈھائیں مگر اُن کو ستم گر نہ کہُوں

بھلا بوسہ ہم اُس سے آج مانگیں گے کِسی ڈھب سے
تَوَقُّع تو نہیں، لیکِن یہ طالِع آزمائی ہے

نہ تو عِلم اَپنے میں ہے یہاں کِہ خُدا نے بھیجا ہے کِس لِیے
اِسی کو جو کہتے ہیں زِندگی، سو تو جسم کے ہے عذاب میں

گو نہیں طَنبُور، ڈھولک ہی اُٹھا لا مُطرِبا !
غُنچوں کے چٹکے پہ ہر بُلبُل نے گائی ہے بسنت

سوز کا دِل خُوش تو ہو جاتا ہے وَعدوں سے مِیاں
پر غضب یہ ہے کِہ وَقت ہی پر مُکر جاتے ہو تُم

میرے سمجھانے کو آیا ہے بغل میں لے کِتاب
ناک میں لایا ہے دم، ناصِح کوئی شیطان ہے

اَحوالِ دِلِ زار تُجھے ہووے گا مَعلُوم
جَب تو کِسی مہ وش کی مِیاں چاہ کرے گا

خُدایا کِس کے ہَم بَندے کَہاویں، سَخت مُشکِل ہَے
رَکّھے ہَے ہَر صَنَم اِس دَہَر میں دَعویٰ خُدائی کا